82077 ـ حج اور عمره ميں بال كٹوانے اور منڈوانے كى جائز حد

سوال

ميں نے رمضان المبارك ميں عمره كيا اور اپنے بال ايك بار آگے سےاور ايك بار پيچھے اور دائيں بائيں سے كٹوائے... كيا ميرا عمره صحيح ہے يا نہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

علماء كرام كے ہاں اس ميں كوئى اختلاف نہيں كہ سارا سر منڈانا بال چھوٹے كرانے سے بہتر اور افضل ہے، جيسا كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے سارا سر منڈانا ثابت ہے، اور آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے سر منڈانے والوں كے ليے تين بار اور بال چھوٹے كرانے والوں كے ليے ايك بار دعا فرمائى ہے.

ديكھيں: الموسوعۃ الفقھيۃ (18 / 98).

اس ميں اختلاف ہے كہ بال منڈانے اور چھوٹے كرانے كى جائز حد كيا ہے، چنانچہ مالكى اور حنبلى كہتے ہيں كہ سر كا كچھ حصہ منڈانا جائز نہيں كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنا سارا سر منڈايا تھا، تو يہ منڈانے ميں مطلقا امر كى تفسير ہے، اس ليے اس كى طرف رجوع كرنا واجب ہے.

اور حنفى يہ كہتے ہيں كہ سر كا كچھ حصہ منڈانا جائز ہے، ليكن اگر سر كا چھوتھائى حصہ سے بھى كم منڈائے تو پھر كافى نہيں ہوگا.

اور شافعى حضرات كہتے ہيں كہ: اس ميں كم از كم تين بار مونڈنے يا چھوٹے كرانى كى حد ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" سر كے سارے بال منڈانے يا چھوٹے كرانے لازم ہيں، اور اسى طرح عورت بھى، امام احمد نے يہى بيان كيا ہے، اور امام مالك كا قول بھى يہى ہے، اور امام احمد سے مروى ہے كہ اس كا بعض حصہ كفائت كرے گا...

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تین بال چھوٹے کرانے بھی کفائت کر جائینگے، اور ابن منذر نے یہ اختیار کیا ہے کہ اتنا بال چھوٹے کرانے کافی ہونگے جسے قصر کا لفظ دیا جاتا ہو، اس میں ہماری دلیل ارشاد باری تعالی ہے:

تم اپنے سروں کو منڈانے والے، اور بال چھوٹے کرانے والے .

اور یہ سارے سر کو عام ہے، اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مطلق امر کی تفسیر کرتے ہوئے اپنا سارا سر ہی منڈوایا تھا، اس لیے اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 196).

اور مالکی فقہ کی کتاب " التاج والاكليل " میں ہے:

" اور جو شخص بھی اپنا سر منڈائے یا بال چھوٹے کروائے تو وہ سارے سر کے کروائے، اور اس میں کچھ بالوں پر اقتصار کرنا کافی نہیں ہوگا " انتہی.

دیکھیں: التاج والاكليل (4 / 181).

بلاشك و شبہ یہ قول زیادہ محتاط اور احوط ہے، اور یہ کہ آگے اور پیچھے اور دائیں بائیں سے کچھ بال لے کر کاٹنے پر اقتصار کرنا صحیح نہیں جیسا کہ آپ نے کیا تھا.

دوم:

جس شخص نے صرف اپنے کچھ بال کاٹے تو اس کی حالت کو دیکھا جائیگا کہ:

اگر تو اس نے ایسا اہل علم میں سے کسی کے فتوی دینے کی بنا پر کیا ہے تو اس پر کچھ لازم نہیں آئیگا.

اور اگر اس نے خود ہی ایسا کیا ہے تو اس کا یہ فعل جائز نہیں، اور وہ احرام کی حالت میں ہی باقی ہے وہ حلال نہیں ہوا، اس کے لیے لازم ہے کہ اب وہ سلا ہوا لباس اتار کر سر کے سارے بال یا تو چھوٹے کروائے یا پھر سارا سر منڈائے، تو اس طرح وہ احرام سے حلال ہو گا، اور اس مدت میں جہالت کی بنا پر اس نے جو کچھ احرام کی ممنوعات پر عمل کیا ہے اس پر کچھ نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے عمرہ کرنے کے بعد ایك طرف بال چھوٹے کروائے اور پھر وہ اپنے اہل و عیال کے پاس چلا گیا تو اسے علم ہوا کہ اس کا فعل صحیح نہیں تھا، تو اس کے ذمہ کیا لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر تو اس نے ایسا جہالت کی بنا پر کیا ہے تو وہ اپنا سلا ہوا لباس اتار کر (احرام پہن لے) یا تو اپنا سارا سر منڈائے، یا پھر پورے سر کے بال چھوٹے کروائے، اور اس نے جو کچھ کیا ہے وہ معافی کی جگہ ہوگا کیونکہ وہ جاہل تھا، اور یہ شرط نہیں کہ مکہ میں ہی بال چھوٹے کروائے جائیں اورسر منڈایا جائے، بلکہ مکہ میں ہو سکتا ہے اور کہیں اور بھی.

لیکن اگر اس کا یہ عمل علماء میں سے کسی کے فتوی کی بنا پر تھا تو اس کے ذمہ کچھ نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اگر تمہیں علم نہیں تو پھر اہل علم سے دریافت کرو النحل (43).

اور بعض علماء کرام سر کے کچھ حصہ کے بال کٹوانے کی رائے رکھتے ہیں " انتہی.

اللقاء الشہری نمبر (10).

واللہ اعلم .